16

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مباحثات

سہ شنبہ ۔ ۱۸ ر جون سنہ ۱۹۷۴ء

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
۱	تلاوت کلام پاک و ترجمہ ----------	۱
۲	بجٹ برائے ۷۵-۱۹۷۴ء پیش کیا جانا ----------	۲
۲۵	مغربی پاکستان کا مالیاتی ایکٹ (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ سنہ ۱۹۷۴ء کا پیش کیا جانا ----------	۳

جلد ہشتم — شمارہ دوازدہم (۱۲)

فہرست ممبران جنہوں نے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ جام میر غلام قادر خان
۲۔ مولوی محمد حسن شاہ
۳۔ مولوی صالح محمد
۴۔ نواب غوث بخش خان رئیسانی
۵۔ میر یوسف علی مگسی
۶۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ
۷۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی
۸۔ خان محمود خان اچکزئی
۹۔ میر صابر علی بلوچ
۱۰۔ سردار انور جان کھیتران
۱۱۔ نواب زادہ تیمور شاہ جوگیزئی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز سہ شنبہ مورخہ ۱۸ جون ۱۹۷۴ء

زیر صدارت میر قادر بخش بلوچ، ڈپٹی اسپیکر

ٹھیک چھ بجے شام منعقد ہوا

تلاوت کلام پاک و ترجمہ از قاری افتخار احمد کاظمی خطیب

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

یٰاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا اَنفِقُوا مِن طَیِّبٰتِ مَا کَسَبتُم وَمِمَّا اَخرَجنَا لَکُم مِنَ الاَرضِ ۪ وَلَا
تَیَمَّمُوا الخَبِیثَ مِنہُ تُنفِقُونَ وَلَستُم بِاٰخِذِیہِ اِلَّا اَن تُغمِضُوا فِیہِ ؕ وَاعلَمُوا اَنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیدٌ ۝
اَلشَّیطٰنُ یَعِدُکُمُ الفَقرَ وَیَاْمُرُکُم بِالفَحشَآءِ ۚ وَاللّٰہُ یَعِدُکُم مَّغفِرَۃً مِّنہُ وَفَضلًا ؕ وَ
اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ ۝ یُّؤتِی الحِکمَۃَ مَن یَّشَآءُ ۚ وَمَن یُّؤتَ الحِکمَۃَ فَقَد اُوتِیَ خَیرًا کَثِیرًا ؕ
وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الاَلبَابِ ۝ ۔۔۔ صَدَقَ اللّٰہُ العَظِیم (س ۲ = آیات ۲۶۷ تا ۲۶۹)

یہ آیاتِ کریمہ جو تلاوت کی گئی ہیں، تیسرے پارہ کے پانچویں رکوع کی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اے ایمان والو! جو تم نے کمایا ہے۔ اس میں سے عمدہ چیزیں خرچ کرو، اور اس میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالی ہیں، (جیسے نباتات و معدنیات وغیرہ) اور خراب چیز کا قصد بھی نہ کرو۔ کہ اس میں سے خرچ کرو گے، حالانکہ تم خود بھی اسکے لینے والے نہیں ہو بجز اس صورت کے کہ چشم پوشی ہی کر جاؤ، اور جانے رہو کہ اللہ بے نیاز ہے، ستودہ صفات ہے۔ شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے، اور حکم دیتا ہے، تمہیں بخل کا، اور اللہ تم سے اپنی طرف سے مغفرت کا، اور فضل کا وعدہ کرتا ہے، اور اللہ بڑا وسعت والا ہے، بڑا علم والا ہے۔ وہ جسے چاہے حکمت عطا کرتا ہے اور جسے حکمت عطا ہو گئی، اسے یقیناً خیر کثیر عطا ہو گئی، اور نصیحت تو بس صاحبانِ فہم ہی قبول کرتے ہیں۔

وَاٰخِرُ دَعوٰنَا اَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ ۝

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ وزیر خزانہ ۷۵-۱۹۷۴ء کا سالانہ بجٹ پیش کریں۔

وزیر خزانہ۔ (سردار غوث بخش رئیسانی)

جناب عالی!

بلوچستان کی صوبائی حکومت کے وزیر مالیات ہونے کی حیثیت سے مجھے بجٹ تجاویز پیش کرنے کا موقع حاصل ہو رہا ہے۔ میں ایک ایسے بجٹ کو پیش کرنا باعث فخر سمجھتا ہوں جو قبائلی اور جماعتی وابستگی سے قطع نظر کر کے صوبے کے تمام علاقوں، معیشت کے تمام شعبوں، اور آبادی کے تمام طبقوں کو ترقی دینا چاہتا ہے جس کے پیش نظر صرف ایک مقصد ہے وہ یہ کہ عام آدمی کی حالت بہتر بنائی جائے۔ خواہ وہ پٹھان ہو یا بلوچ یا بروہی یا جاموٹ یا آباد کار ہو۔ یہ بجٹ اگرچہ انتظامیہ امن و امان کی صورتحال اور غذائی امداد کی فروریات کو پورا کرتا ہے لیکن بنیادی طور پر یہ ترقیاتی ضرورتوں کو مدنظر رکھنے والا بجٹ ہے جس میں پہلی بار اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ غذائی امور میں خود کفیل ہوا جائے۔ آبی وسائل کو زیادہ سے زیادہ ترقی دی جائے۔ مواصلات کے نظام کو وسیع کیا جائے اور تعلیمی اور طبی سہولتوں کو بہتر بنایا جائے۔ ترقی کے لئے ہماری تجویز اس سے بھی آگے ہے جو چھپے ہوئے کتابچوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ بلوچستان کی صحیح معنوں میں ترقی کا اظہار واپڈا، ڈبلیو۔پی۔آئی۔ڈی۔سی کی فیڈرل ایجنسیوں، ریلوے اور دوسری ایجنسیوں کے بجٹ سے بھی ہوتا ہے۔

سال رواں کی سرگرمیوں کا جائزہ

قبل اس کے کہ میں تفصیل سے بجٹ تجاویز پیش کروں میں سال رواں کی سرگرمیوں کا جائزہ لینا چاہتا ہوں، ہماری پارٹی نے نیپ (N A P) کی حکومت کی برطرفی اور ایک عرصے کے گورنر راج کے بعد مشکل حالات میں حکومت کی باگ ڈور سنبھالی۔ نیپ (N A P) نے حکومت کی لگام اپنے ہاتھوں میں لینے سے قبل عوام سے سونا برسانے کا وعدہ کیا تھا لیکن اس کی بجائے اس نے ان پر گولیاں برسائیں "تشک" وصول کرنے،

غریب کسانوں پر ظلم توڑنے اور لس بیلہ میں لشکر بھیجنے میں ان کی بدعنوانیاں سب پر عیاں ہیں مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے کہ میں ان مناظر کو پھر سے دہراؤں کہ کس طرح ٹرینیں روکی گئیں، مخالفوں کو زدوکوب کیا گیا۔ ریلوے ہیڈ کوارٹر کے دفاتر پر کس طرح حملہ کیا گیا۔ کس طرح پٹ فیڈر علاقے میں عوام کے خلاف حملے کئے گئے اور کس طرح "دیہی محافظ" کی پُر فریب اسکیم کے تحت "مال خانوں" کو بخود کر خالی کیا گیا اور ضبط شدہ اسلحہ اپنے عزیز و اقارب میں تقسیم کیا گیا۔

نیپ کے عروج کے زمانے میں ــــــ جناب والا ــــــ "سبی" بنانے والے لکھ پتی بن گئے مجھے بلوچستان میں سابقہ حکومت کی مشکوک سرگرمیوں کو مزید گنوانے کی ضرورت نہیں۔ نیپ کی سرگرمیوں کو سردار محمد اکبر بگٹی نے جو گذشتہ انتخابات میں اس کے دوست اور حمایتی تھے ۷۴-۱۹۷۳ء کے سال کی بجٹ تجاویز کا اعلان کرتے وقت اپنی تقریر میں پوری طرح بیان کیا ہے۔ سابق گورنر نے کہا تھا "گذشتہ حکومت نے انتشار کیا تھا اور تمام صورت حال کو ابتر کر دیا تھا۔ دوستوں اور چہیتوں کو ٹھیکے عطا کئے گئے تھے۔ حکومت کا پیسہ اپنی ذاتی مقصد براری کے لئے بے دریغ خرچ کیا گیا۔ سردار محمد اکبر بگٹی نے خود جن کی حکومت کے دوران سبی ضلع میں قبائلی حمائتیوں کو ہزاروں کی تعداد میں بندوق کے لائسنس دیئے گئے۔ مزید کہا نیپ کے زمانے میں امن وامان کی صورتحال پارہ پارہ ہو چکی تھی۔ عوام کا اعتماد ختم ہو چکا تھا اور حکومت کی ترقیاتی رقموں کا غلط استعمال کیا گیا اور انہیں ضائع کیا گیا۔

۷۴-۱۹۷۳ء کے سالِ رواں کے لئے وصولیاں اور امدادی رقمیں

جنابِ عالی!

جیسا کہ آپ جانتے ہیں ہمارا صوبہ بہ خسارہ کا صوبہ ہے اور ضروری بنیادی ڈھانچے کو پہلے مہیا کئے بغیر میں یہ توقع نہیں رکھتا کہ ہماری آمدنیاں بڑھ جائیں گی۔ ہمارے پاس وہ بنیاد نہیں ہے جو آمدنی کی وصولی کو وسعت دے سکے۔ ہماری مجموعی آمدنی تقریباً ۲٫۵۰ کروڑ روپیہ ہے۔ آمدنی کا خاص ذریعہ مالیہ اراضی اور معدنیات کی رائیلٹی ہے۔ حکومت نے ایک کمیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو مالیہ اراضی کے نظام کو بہتر طور پر ترتیب دے گا۔ وفاقی ٹیکسوں میں ہمارے حصے کی رقم ۷٫۹۳ کروڑ روپیہ ہوتی ہے۔ آئین کے تحت آبکاری ڈیوٹی اور سوئی گیس کی

رائلٹی کی رقمیں وفاقی حکومت ہمیں دے دے گی ۔ ہم نے اس وسیلے سے سال رواں کے دوران ۵ کروڑ روپے حاصل کئے ۔ مندرجہ بالا کے علاوہ ہمیں وفاقی حکومت سے غیر ترقیاتی امدادی رقمیں ملتی ہیں ۔ سال رواں میں ہم نے ۳۶.۵ کروڑ روپے امدادی رقم کے طور پر پائے ۔ اس موقع پر میں پولیس کی ضروریات کے لئے، غذائی محکمے کے واسطے جدید طرز کے گودام قائم کرنے لئے ۱۵۰ بلڈوزرز کی درآمد کے لئے اور آخر میں خسارہ پورا کرنے کے لئے فیاضانہ امدادی رقموں کی فراہمی پر وفاقی حکومت کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جیسا کہ آپ دیکھیں گے مذکورہ بالا امدادی رقموں میں سے بعض ترقیاتی نوعیت کی ہیں لیکن پھر بھی وفاقی حکومت نے از راہ کرم ہمیں اس کی اجازت دے دی کہ ہم انہیں غیر ترقیاتی بجٹ میں ڈال دیں ۔

اپنی صوبائی آمدنیوں، سوئی گیس سے آمدنی اور مرکزی ٹیکس کی تخصیص شدہ رقموں میں اپنے حصے کے باوجود جب بجٹ کی تشکیل کی گئی تو ہم ۹ کروڑ روپے کے خسارے میں تھے اس وجہ سے غیر ترقیاتی اخراجات میں اضافہ تھا ۔

لیکن جناب والا ۔ آپ کو یاد ہوگا ضمنی بجٹ کے ذریعے اس اسمبلی میں بعض ناگزیر مطالبات پیش کئے گئے تھے ۔ اور اسی لئے خسارے کے نظر ثانی شدہ اعداد و شمار میں ۸۸ء ۱۱ کروڑ روپے کا اضافہ ہوا ۔ وفاقی حکومت نے خسارہ پورا کرنے کے لئے اسی کے مطابق امدادی رقم دی ۔

سال رواں کی غیر ترقیاتی سرگرمیاں

سال رواں کے بجٹ کی تشکیل کے وقت یہ توقع کی گئی تھی کہ مجموعی غیر ترقیاتی اخراجات ۲۴۶.۲ کروڑ ہونگے سال کے دوران بعض تجاویز پر غور کیا گیا اور انہیں ضمنی بجٹ میں شامل کیا گیا اور انہی کی وجہ سے آخر میں غیر ترقیاتی بجٹ ۲۶۴،۲۷ کروڑ روپے پر جا پہنچا ۔

غیر ترقیاتی بجٹ پر عام انتظامیہ خاص طور سے بوجھ ہے جن میں پولیس، لیوینیو، غذائی امدادی رقموں اور فائدہ رسانی محکموں کے متواتر اخراجات شامل ہیں ۔

عام انتظامیہ

اس صوبے کے شہریوں کے جان و مال کی حفاظت اور عوام کی انتظامی ضرورتوں کی تکمیل ہماری اولین ذمہ داری ہے اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نے پولیس اور لیویز کو اور مضبوط بنایا ہے تاکہ عام آدمی بغیر روک ٹوک کے گھوم پھر سکے۔ پولیس اور لیویز پر خرچ کا یہ اضافہ ناگزیر ہے کیونکہ ہم برطانوی زمانے کی طرح سرداری و قبائلی نظام پر یہ بھروسہ نہیں رکھتے کہ وہ امن و امان کی صورت حال کو قائم رکھے گا۔ میں حزب اختلاف میں اپنے دوستوں سے درخواست کروں گا کہ وہ امن و امان کا مسئلہ نہ پیدا کریں۔ ٹرینوں اور بس کے بے گناہ مسافروں پر گولیاں چلانے سے کچھ حاصل نہیں کیا جا سکتا یہ مایوسی کے طریقے ہیں۔

شہر میں دھماکے کر کے کوئی فائدہ نہیں ہو گا اور ان ترقیاتی کام کرنے والوں کی جماعتوں کو لوٹنے سے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ جو پانی کی چھان بین، سڑکوں کی تعمیر اور دوسرے ترقیاتی کاموں کے لئے باہر جاتی ہیں۔ حزب اختلاف ہمیں مجبور کر رہی ہے کہ ہم امن و امان کی مشینری پر زیادہ خرچ کریں جب کہ یہ تمام رقمیں آسانی سے صوبے میں ترقیاتی کاموں پر خرچ کی جا سکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہم مری، بگٹی وجھالاوان کے علاقے اور دوسرے دور دراز کے مقامات کے غریب لوگوں کے ابتر حالات کی طرف سے آنکھیں نہیں بند کر سکتے۔ ان لوگوں کے ساتھ وہی برابری کا سلوک کیا جائے گا جو صوبے میں رہنے والے دوسرے شہریوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور ان کو باقی صوبے کے ترقیاتی عمل میں دھیرے دھیرے مگر قطعی طور پر ضم کر دیا جائے گا۔ اسلئے ہمیں ان لوگوں کو آبپاشی کی اسکیموں، اسکولوں، شفاخانوں اور دوسری سکیموں کے فراہم کرنے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی اور میں پر زور طور پر کہتا ہوں کہ کوئی سردار یا دہشت پسند رہنما ہمارے ارادوں کو عملی جامہ پہنانے سے باز نہیں رکھ سکتا۔

ان مقاصد اور وعدوں کے مطابق جو ہم نے عوام سے کئے ہیں ہم نے کچھ انتظامی اصلاحات کی ہیں، ہم نے حکومتی مشینری کی توسیع کی ہے اور اسے مضبوط بنایا ہے۔ سب سے پہلے تو ہم نے یہ کیا ہے کہ ہم نے کوئٹہ، قلات اور سبی کے تین ڈویژن بنا دیئے ہیں۔ وہاں کے کمشنروں پر حکومت کی پالیسیوں کو موقع پر عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری عائد ہو گی۔ یہ اُن کی ذمہ داری ہو گی کہ اُن کے علاقوں میں انتظامی اقدامات کئے جائیں اور لوگوں کے ساتھ انصاف کیا جائے۔ دوسری بات ہم نے یہ کی ہے کہ خضدار اور مری

نگی ٹ کے نئے اضلاع قائم کر دیئے ہیں۔ ہمارے ضلعی رقبے وسیع اور عریض ہیں اور ڈپٹی کمشنروں کے لئے لوگوں کی ضروریات کی طرف موثر توجہ دینا ممکن نہیں تھا۔ ان نئے ضلعوں میں تمام ترقیاتی محکموں کے فیلڈ آفس کھول دیئے گئے ہیں تاکہ علاقے کے لوگ ترقیاتی فائدوں سے محروم نہ رہیں۔ ہم ان علاقوں میں ایک نئی نسل کو ابھرتے ہوئے ابھی سے دیکھ رہے ہیں۔ ایک ایسی نسل جو خواندہ اور بیدار ہو گی اور جو باقی ملک کے خطوط پر چل کر قومی تعمیر کی سرگرمیوں میں حصّہ لے گی ۔

سول علاقوں میں مجموعی طور پر انتظامیہ کو مضبوط بنانے اور مایوسی کو ختم کرنے کی غرض سے ہم نے اپنے مالیاتی وسائل کے مطابق مختلف الاؤنس اور مالی امداد منظور کی ہے۔ حسبِ معمول شائع ہونے والی قرطاس ابیض (WHITE PAPER) کے علاوہ ہم نے اس صوبے کے وجود میں آنے کے بعد ہی سے سرکاری ملازمین کو دی جانے والی امداد کے بارے میں ایک قرطاس ابیض شائع کیا ہے میں اس سے باخبر ہوں کہ ہم افراطِ زر میں پھنسے ہوئے ہیں اور ہماری یہ کوشش ہوگی کہ دوسری صوبائی حکومتوں کے برابر تنخواہوں کے سکیل (PAY SCALE) اور دوسرے مالی فوائد دیئے جائیں مگر ہمارا صوبہ غریب ہے اور ہم محتاط طور پر ہی دوسرے صوبوں کی مثالوں کی تقلید کر سکتے ہیں آپ تسلیم کریں گے کہ اگر ہم اپنے غیر ترقیاتی بجٹ پر اپنے بیشتر وسائل خرچ کر دیں تو ہمارے پاس ترقیاتی اسکیموں کے لئے بہت کم رہ جائے گا۔ غیر ترقیاتی تخمینوں میں تقاوی قرضوں اور غذائی امداد کی رقموں کو شامل کرنا ہے اور ترقیاتی اسکیموں پر ہونے والے مسلسل اخراجات کو بھی پورا کرنا ہے۔ سرکاری ملازمین کو عوام کی ضروریات پر ترجیح نہیں دی جا سکتی ۔

غیر ترقیاتی بجٹ میں سب سے زیادہ تخصیص شدہ رقموں میں ایک رقم تعلیم کے لئے ہے۔ سال رواں میں اس شعبے میں نظرثانی شدہ مسلسل اخراجات تقریباً چار کروڑ روپے ہوتے ہیں ۔

بہتر ترقی کی غرض سے عوام کو حرکت میں لانے کے سلسلے میں ہمارے ترقیاتی منصوبے اور کوششیں اس وقت تک بے معنی ہوں گی جب تک کہ صوبے کے کونے کونے میں بہتر تعلیمی ادارے قائم نہ ہو جائیں۔ پانچ سو افراد سے زائد آبادی والے ہر گاؤں میں اب ہمارے پرائمری اور مڈل سکول چل رہے ہیں۔ ۹۹ ہائی سکول قائم ہیں اور تمام اضلاع کے مرکزی مقامات پر کالج موجود ہیں۔ ہم نے اپنی یونیورسٹی کے تمام مطالبات پورے کر دیئے ہیں اور ہم نے کسی فنڈ کو روکا نہیں ہے تاکہ یہ ادارہ

پھل پھول سکے اور سارے صوبے میں تعلیم کی ایک امتیازی علامت بن سکے۔ ہم جانتے ہیں کہ طلباء کی خاصی تعداد ہوسٹلوں میں رہنے اور کتابیں خریدنے کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتی ہے۔ چنانچہ ہم نے سال رواں کے دوران تعلیمی وظیفوں کی امدادی رقم چالیس لاکھ روپے سے بڑھا کر باسٹھ لاکھ روپے کر دی ہے۔ حسنِ اتفاق سے یہ پاکستان بھر میں فی طالبعلم تعلیمی وظیفے کی سب سے اونچی شرح ہے۔

سالِ رواں کے غیر ترقیاتی بجٹ کا جائزہ مکمل کرنے سے پہلے میں غذائی صورت حال کے بارے میں کچھ کہنا چاہوں گا۔ مغربی پاکستان کے زمانے میں اس صوبے کو محض نوے ہزار ٹن گندم ملتی تھی۔ مکران جیسے بعض علاقوں کو بُری طرح نظر انداز کیا گیا تھا۔ آمدورفت اور تقسیم کرنے پر خواہ کتنا ہی خرچ کیوں نہ آئے۔ ہماری پالیسی یہ ہے کہ صوبے کے انتہائی دور دراز علاقوں میں بھی اناج بھیجا جائے۔ سالِ رواں کے دوران ہماری وصولی و تقسیم اب تقریباً ۲ لاکھ ٹن تک پہنچ چکی ہے۔ گندم لے جانے کے لئے ہم نے وہ سارے وسائل استعمال کئے جو ہمارے پاس تھے۔ یہاں تک کہ اپنے ساحلی علاقوں میں اناج بھیجنے کے لئے ہم نے غیر ملکی جہاز بھی کرائے پر لئے۔ ہم نے صوبے کے تمام حلقوں میں پی۔ آر سنٹروں (PROVINCIAL RESERVE CENTERS) کی تعداد میں بھی اضافہ کیا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ نیپ (NAP) کے زمانے میں بہت سے علاقوں کو جان بوجھ کر نظر انداز کیا گیا تھا لیکن ہم نے اس بات کا تہیہ کر لیا ہے کہ اس صوبے کا کوئی شخص بھی بھوکا نہ رہے۔

سال رواں کی ترقیاتی سرگرمیوں کا جائزہ

سال رواں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے شروع میں ۱۸ کروڑ روپے رکھے گئے تھے۔ ترقیات کا یہ ایک ریکارڈ منصوبہ تھا اور ہماری نئی حکمت عملی یہ تھی کہ پانی کی چھان بین اور تلاش کرنے، آبپاشی کی بڑی سکیموں کے کام کو تیز کرنے اور پھلوں کی پیداوار مرغبانی، جنگل کاری اور ماہی گیری کے نئے طریقوں کو فروغ دینے کے جامع منصوبوں کے ذریعے اپنی زرعی پیداوار پر زیادہ سے زیادہ زور دیا جائے۔

سال رواں کے دوران قریبی، بگٹی اور جھالاوان کے علاقوں میں جامع ترقیاتی منصوبوں اور بلوچستان ترقیاتی ادارہ (بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی) کے قیام اور تین قصبوں میں ڈیزل جنریٹر کے لئے ہمیں خصوصی رقم بھی دی گئی۔ بولان میڈیکل کالج کے لئے ہمیں وفاقی حکومت سے ایک کروڑ روپیہ ملا۔ چنانچہ نظرثانی کے بعد ہمارے ترقیاتی پروگرام کی رقم ۲۲ کروڑ روپے مقرر ہوئی۔

بدقسمتی سے عین اس وقت جب بلوچستان کو ترقیاتی رقوم کا بڑا حصہ ملنے والا ہے ہم افراط زر کا شکار ہو گئے۔ بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے ہماری آمدنیاں متاثر ہوئیں اور تعمیرات کی اضافہ شدہ لاگت کی وجہ سے ہمارے ترقیاتی منصوبوں کی مقررہ رقوم عملی طور پر کم ہو گئیں۔ سیمنٹ، لوہے اینٹوں کی قیمت اور مزدوروں کی اجرتوں سب میں اضافہ ہوتا گیا۔ حالات کو مزید خراب کرنے کے لئے سابق گورنر نے ترقیاتی منصوبوں کے سلسلہ میں تاخیر سے فیصلے کئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مالی سال کے پہلے چھ مہینے کے خاتمے تک ہماری ترقیاتی رقوم کا بہت ہی کم حصہ صرف ہوا۔ صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے موجودہ حکومت کو فوری فیصلے کرنے پڑے۔ ترقیاتی منصوبوں کے ایک بڑے حصے پر عمل درآمد کرانے کے لئے دو اداروں یعنی مواصلات و تعمیرات اور آبپاشی اور بجلی کے محکموں کی از سر نو تشکیل کی گئی جگہ منتخب کر لی گئی مشیروں کا تقرر کیا گیا اور خریداری کو آخری شکل دی گئی۔ جناب والا! آپ کو حیرت ہو گی کہ اس مالی سال کے اختتام سے پہلے پہلے ہم مقررہ ترقیاتی رقوم کا بیشتر حصہ صرف کر چکے ہوں گے۔ میں اپنے جائزے میں مختصر طور پر ایسے شعبوں کا تذکرہ کروں گا جن پر کام ہوا ہے۔

پانی

پانی کی مد میں بجٹ میں ۲۸۸ ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ سال رواں کے دوران ہم نے پینے کے پانی کی ۳۳ اسکیموں کو عملی شکل دینے کی ذمہ داری لی۔ ان میں سے بعض سکیمیں اکثر مکمل ہو چکی ہیں اور باقی اسکیمیں آئندہ مالی سال کے دوران مکمل ہو جائیں گی۔ گذشتہ مہینوں کو آبپاشی کے سلسلے میں حب ڈیم اور پٹ فیڈر کو وسعت دینے کی اسکیمیں واپڈا (WAPDA) کو دے دی گئی ہیں لیکن ان دونوں کا کام مقررہ وقت سے پیچھے رہ گیا کیونکہ زمین کھودنے والی مشینیں سیلاب زدہ علاقوں میں بھیجی پڑیں۔

کستان اور پودالی طاس میں زیر زمین پانی کی تلاش مکمل ہو گئی ہے۔ مستونگ اور خشان میں تلاش کا کام جاری ہے۔ جن علاقوں میں تلاش کا کام مکمل ہو چکا ہے وہاں سینکڑوں ٹیوب ویل لگانے کا منصوبہ بھی بنایا گیا ہے۔ زیر زمین پانی کی تلاش سے بلوچستان کی ترقی میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو جائیگا اس علاقے کے ساتھ جس میں ٹیوب ویل اور سطح پر پانی کے بہاؤ کے ذریعے کاشت کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ہم غذا کے معاملے میں نہ صرف خود کفیل ہو جائیں گے بلکہ ہمارے پاس اتنی فاضل مقدار ہو گی کہ ہم دوسرے صوبوں کو برآمد بھی کر سکیں گے۔

زراعت

نہری علاقوں میں فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے چار سو آزمائشی پلاٹ چنے گئے تاکہ اچھے بیج صحیح قسم کی کھاد اور بہتر زرعی طریق کار کے فائدے ظاہر کئے جائیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ ضلع سبی کے علاقے نصیر آباد میں غذائی اور کیش کراپ (CA6H ARAP) دونوں فصلوں میں اضافہ نہ ہو۔

اس شعبے کی دوسری اسکیموں میں تمام ضلعی ہیڈکوارٹرز میں کیمیاوی کھاد اور غذائی کے فروغ سے متعلق امداد شامل ہے۔ ہماری گوادر کی بندرگاہ کا نقشہ آخری مراحل سے گذر رہا ہے اور ہمیں امید ہے کہ ہم آئندہ مالی سال کے دوران ہم تعمیر کا کام شروع کر دیں گے۔

تعمیراتی منصوبہ بندی اور مکانات

میں اس شعبے میں صرف دو سکیموں کا ذکر کروں گا۔ کم قیمت مکانات اور نواحی بستیوں کی تعمیر کیلئے زمین حاصل کر لی گئی ہے اور آئندہ مالی سال کے دوران بنیاد ڈالنے کا کام مکمل ہو جائے گا۔ نواحی بستیوں میں خصوصی شرائط پر صنعتوں کو پلاٹ دینے پر بھی غور کریں گے۔ صوبائی اسمبلی کی عمارت اور ایم۔ پی۔ اے ہوسٹل کے نقشے بنانے کا کام جاری ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ ہم اس سال زمین حاصل کر لیں گے اور آئندہ مالی سال کے دوران تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔

صنعت

دستکاری کے ۲۱ نئے چھوٹے مراکز کھولنے کے ساتھ ساتھ ہم بڑی صنعتوں پر بھی زور دے رہے ہیں۔ بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے ذریعے ہمیں ٹنڈولیہ تا سپتی گھی تیار کرنے والے کارخانے کے منصوبے کا ابتدائی کام مکمل کر لیا گیا ہے۔ پاکستان پٹرولیم لمیٹڈ کے اشتراک عمل سے ہم برائٹس کی دریافت کا کام شروع ہو جائے گا۔ نیز ہم نے گرائنڈنگ پلانٹ (BARYTES) (GRINDING PLANT) قائم کرنے کا بھی منصوبہ بنایا ہے۔

تعلیم

سال رواں کے دوران دو سو پرائمری سکول کھولے گئے ہیں جو کسی بھی سال کے لئے ایک ریکارڈ کی حیثیت رکھتا ہے۔ تیس پرائمری اسکولوں کو ترقی دے کر مڈل سکول بنا دیا گیا ہے جبکہ آٹھ مڈل سکولوں کو ترقی دے کر ہائی اسکول بنا دیا گیا ہے۔ تین انٹر کالج قائم ہوئے ہیں جبکہ چار کالجوں کو ترقی دے کر ڈگری کالج بنا دیا گیا ہے۔

اس مرحلے پر میں زور دے کر کہنا چاہوں گا کہ جب تک تعلیم کا معیار بہتر نہ بنایا جائے اس وقت تک اسکولوں کی تعداد اور تعلیمی وظائف کی رقم کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ ہمارے اساتذہ اور لیکچرار

کو تندہی سے اور ہمارے طلبا کو انتہائی محنت سے کام کرنا چاہئے۔ ہماری بقا مستقبل کی نسل کے ہاتھوں میں ہے۔ کیونکہ انہی کے علم کے بل بوتے پر معدنیات، پانی اور دوسرے اہم وسائل کی چھان بین کی جاسکتی ہے۔ معیار بہتر ہونا چاہیئے ورنہ سلسلہ وار ردعمل کی وجہ سے ہمارے بیش قیمت وسائل ضائع ہو جائیں گے۔

جناب والا! اگرچہ مجھے سال رواں کی سرگرمیوں کے بارے میں بہت کچھ کہنا ہے لیکن اب میں آئندہ مالی سال سے متعلق تجاویز کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

غیر ترقیاتی بجٹ ۷۵-۱۹۷۴ء

جناب والا!

اس صوبے کا غیر ترقیاتی بجٹ اب ۳۰ کروڑ روپے سے تجاوز کر گیا ہے۔ حسب ذیل ذرائع سے اس کے لئے سرمایہ فراہم کیا جائے گا۔

ا۔ ہمارے اپنے ٹیکس اور دوسری وصولیاتی رقوم جن میں سوئی گیس سے متعلق آبکاری محصول اور رائلٹی شامل ہے۔

ب۔ مرکزی ٹیکس کا حصہ اور

ج۔ خسارے کو پورا کرنے کے لئے مرکز کی جانب سے امدادی رقوم۔

ابتدائی تخمینے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے بجٹ میں ۷.۰۴ کروڑ روپے کا خسارہ ہوگا۔ تاہم سوئی گیس سے متعلق اضافہ شدہ آبکاری محصول اور ٹیکسوں سے ہونے والی آمدنی کے اضافہ شدہ حصے کی بدولت خسارے کی سطح کم ہو جائے گی۔ بالکل صحیح تخمینے ابھی ہمیں وفاقی حکومت سے موصول نہیں ہوئے ہیں۔ ہمیں اصل آمدنی مالیہ اراضی اور معدنیات کی رائلٹی سے ہوتی ہے۔ اگرچہ ہماری ٹیوب ویل کی سکیموں اور سطح زمین کے آب پاشی کے منصوبوں کی وجہ سے زیادہ زمین زیر کاشت آجائے گی۔ تاہم مالیہ کی آمدنی برائے نام ہوگی۔ ہماری واحد امید معدنیات سے اضافہ شدہ آمدنی حاصل کرنا ہے۔ جب سندک (SANDAK) کی تانبہ کی کانوں کا کام شروع ہو جائیگا تو صوبے کی آمدنی خاصی بڑھ جائے گی۔ دراصل روئی کی برآمد سے حاصل ہونے والے زرمبادلہ کے بعد دوسرے نمبر پر تانبے سے ملک کو زرمبادلہ حاصل ہوگا چونکہ فی الحال ہماری آمدنی منجمد ہے۔ اس لئے میں آمدنی کی وصولیابی کے بارے میں کچھ اور نہیں کہوں گا۔

جناب والا! میں نے نئے ٹیکس عائد کرنے کے سلسلہ میں کوئی تجویز پیش نہیں کی ہے لیکن مجھے

ابھی ٹیکسیشن کمیٹی (TAXATION COMMITTEE) کی سفارشات کا مطالعہ کرنا ہے اور اگر ضرورت محسوس کی گئی تو سال کے دوران نئے ٹیکس عائد کئے جا سکتے ہیں یا ٹیکسوں کی موجودہ شرح میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے ترقیاتی لاگتوں میں اضافہ ہوا ہے اور اسکے ساتھ ہی ساتھ تجارت سے حاصل ہونے والی آمدنیاں بھی بڑھ رہی ہیں۔ لہٰذا یہ بات حق بجانب ہے کہ ٹیکسوں میں اضافہ ہونا چاہیئے۔ فیس اور سروسز چارجز کی فرسودہ شرحوں کا بھی میں جائزہ لے رہا ہوں۔ سالہا سال پہلے مقرر کی جانے والی فیسوں اور محصولوں پر ہم انحصار نہیں کر سکتے اس پر نظرثانی کرنا ضروری ہے۔ میں نے محکمہ مالیات کو حکم دیا ہے کہ سالہا سال پہلے مقرر کی جانے والی فیسوں اور محصولوں کی تمام شرحوں کی چھان بین کرے انہیں معقول سطح پر لانا ضروری ہے تاکہ انتظامیہ کے بڑھتے ہوئے اخراجات کا کم از کم کچھ حصہ پورا کیا جا سکے تاہم جناب والا! میں یہ مالیاتی بل پیش کر رہا ہوں جو صرف بجلی کی شرحوں پر نظرثانی سے متعلق ہے۔ ہم دوسرے صوبوں کے ساتھ ساتھ چلنے کی غرض سے یہ قدم اٹھا رہے ہیں۔ جہاں بجلی کی شرح بڑھا دی گئی ہے۔

عام انتظامیہ اور امن وامان کی صورتِ حال

(NAP) نیپ کی حکومت نے تربیت یافتہ عملے کو دوسرے صوبوں میں واپس بھیج کر جو خلیج پیدا کی تھی اب ہم نے اسے پاٹ دیا ہے۔ ہماری پولیس اور لیویز (LEVIES) کو مکمل طور پر از سر نو منظم کیا گیا ہے۔ ہم نے امن وامان کی صورت کو بہتر بنانے کا تہیہ کر لیا ہے اور اس مقصد کے لئے ہم ایک فورس قائم کرنے والے ہیں۔ جو ڈسٹرکٹ آرمڈ ریزرو (DISTRICT ARMED RESERVE) کہلائے گی۔ ابتدائی طور پر ہم ۲۵،۵۰ لاکھ روپے کی لاگت سے پانچ دستے تیار کر رہے ہیں۔ آرمڈ ریزرو کے علاوہ ہم متعدد لیویز پوسٹ قائم کر کے لیویز کو بھی از سر نو منظم کر رہے ہیں فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایک کمیٹی لیویز کو باضابطہ بنانے کے امکان کا جائزہ لے تاکہ انہیں بھی پولیس فورس کے برابر لایا جا سکے۔ میں اپنی تقریر کے شروع ہی میں پولیس اور لیویز پر اس قدر زیادہ خرچ کرنے کے اسباب، بیان کر چکا ہوں۔ اگرچہ میں اپنی بات دہرا رہا ہوں پھر بھی میں کہوں گا

کہ اگر ہم اس صوبے کے شہریوں کو تحفظ نہ دے سکیں تو ہماری ترقیاتی کوششیں بے سود ثابت ہوں گی۔

عام انتظامیہ کے موضوع کو ختم کرنے سے پہلے مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ وفاقی حکومت کے طرز پر صوبائی حکومت کے تمام ملازموں کو بھی ان کی تنخواہوں کا دس فیصد بطور مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں اندازاً ۱ء۳۰ کروڑ روپے کا بوجھ پڑے گا۔

غذائی امدادی رقم

سال رواں کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہوئے میں نے تفصیل سے بتایا ہے کہ صوبے کے انتہائی دور دراز علاقوں میں بھی اناج تقسیم کرنے کے لئے اس حکومت نے کیا کیا کوششیں کی ہیں۔ میں مزید یہ اضافہ کرنا چاہوں گا کہ نقل و حمل اور مزدوری کی لاگتوں میں اضافہ ہو جانے کی وجہ سے گندم سے متعلق امدادی رقم میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ بعض علاقوں خصوصاً مکران میں حکومت کو فی بوری ۷ ستر روپے فی من قیمت برداشت کرنی پڑی۔ بجٹ میں امدادی رقم کا مجموعی بل ۵ء۳ کروڑ روپے ہوگا۔ انتہائی رعایتی نرخوں پر غذا مہیا کرنے کے سلسلہ میں حکومت کی کوششوں کو ظاہر کرنے کے لئے میں نے ان اعداد و شمار پر دانستہ زور دیا ہے۔ ہمیں مکمل طور پر چوکنا رہنا چاہیئے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیئے کہ صوبے سے گندم کا ایک دانہ بھی اسمگل نہ ہونے پائے اس سلسلہ میں حکومت بے تعلق نہیں رہی ہے۔ ہم نے اسمگلنگ کو ختم کرنے کے سلسلہ میں بھی اقدامات کئے ہیں۔ میں ان سب کی تفصیل تو بیان نہیں کر سکتا لیکن جناب والا! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس حکومت نے اسمگلنگ کو روکنے کے لئے ہر سابقہ حکومت سے زیادہ کام کیا ہے اور ہماری کارروائی کے نتائج انشاء اللہ جلد ظاہر ہو جائیں گے۔

غذا کی ہموار فراہمی پر زیادہ زور دینے کے سلسلہ میں ہمارے جذبہ کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہم نے خوراک و زراعت کے محکمے کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ صرف خوراک کے انتظام و انصرام کے لئے ایک مکمل سیکرٹری کام کرے۔

جناب والا! اگلے مالی سال کے ترقیاتی اعداد و شمار پر بحث کرنے سے پہلے میں غیر ترقیاتی رقم

کی تقسیم کے بارے میں کچھ کہنا چاہوں گا جو کوئٹہ میونسپل کمیٹی، امداد باہمی اور کاشت کاروں کے تقاوی کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔

کوئٹہ میونسپل کمیٹی

مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ میونسپل کمیٹی نے لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی مدد سے پہلی بار وسیع منصوبے بنائے ہیں جن کا تعلق آب رسانی کے ایک مؤثر نظام پانی کی نکاسی کے منصوبے اور میونسپل حدود سے باہر بس اور سبزی فروشوں کے اڈے قائم کرنے سے ہے۔ بلوچستان میں صرف ایک بڑا شہر ہے اور بدقسمتی سے اس شہر کو بھی ہم اچھی طرح نہیں رکھ سکتے۔ سڑکیں مناسب نہیں ہیں۔ صفائی کا کوئی انتظام نہیں۔ آب رسانی بہت قلیل ہے۔ بڑی بڑی سڑکیں اور گلیاں ٹرکوں سے بھری ہوتی ہیں۔ اور ریڑھی والوں پر قطعی کسی قسم کا کنٹرول نہیں ہے۔ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ ان مسائل سے دوچار ہے اور بسوں اور سبزی فروشوں کے اڈوں، آب رسانی اور کوئٹہ سیوریج کے نقشے اور ڈیزائن کے لئے رقم دی جا چکی ہے یہ سب کچھ بہت تیزی سے روبہ عمل لایا جا رہا ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ صوبائی دارالحکومت اپنے مرتبہ کے شایان شان ہو جائے گا۔

امدادِ باہمی

اس محکمے کے بارے میں اس قدر کم سننے میں آتا ہے کہ اس کے مؤثر ہونے کے بارے میں شبہ ہونے لگتا ہے لیکن حقیقت امر یہ ہے کہ امداد باہمی کا محکمہ خاموشی کے ساتھ قابل تعریف کام انجام دیتا رہا ہے۔ آئندہ مالی سال میں ہم نے امداد باہمی کے لئے ۳۰ لاکھ روپے کی رقم مختص کی ہے۔ اس کا مقصد ٹریکٹر، کیمیاوی کھاد اور ڈیزل انجنوں کو خریدنا ہے تاکہ یہ امداد باہمی کے کاموں میں استعمال کئے جا سکیں۔

تقاوی قرضے

ہم نے اس امر کو قبول کر لیا ہے کہ کاشت کاروں کو ان کی شدید ضرورت کے وقت لازمی طور پر

تقاوی دی جائے۔ عالمی منڈی میں غذا کی قیمت بے طرح بڑھ گئی ہے اس لئے درآمدات سے بچنا کسانوں کو غذا پیدا کرنے اور پیداوار بڑھانے کی خاطر حوصلہ افزائی کے تمام ذرائع مہیا کرنا ضروری ہے۔ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ اگر کسان کی چھوٹے قرضوں کی ضرورت کو وقت پر پورا نہیں کیا جاتا ہے تو وہ زمین کاشت نہیں کرسکتا کیوں کہ خود اس کے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہے کہ وہ بیج، کیمیاوی کھاد اور ٹیوب ویل کے پرزے وغیرہ خرید سکے۔ ہم نے بجٹ میں تقاوی قرضوں کے لئے دل کھول کر ۴۰ لاکھ روپے مہیا کئے ہیں۔ اس رقم سے کسانوں کو اپنی حالت بہتر بنانے میں بڑی مدد ملے گی۔

۷۵-۱۹۷۴ء کے لئے ترقیاتی پروگرام

۷۴-۱۹۷۳ء میں ترقیات کے لئے ۱۸ کروڑ روپیہ کی ابتدائی رقم رکھی گئی تھی اس کے مقابلے میں ۷۵-۱۹۷۴ء کے لئے اے۔ ڈی۔ پی کی رقم ۲۱ کروڑ روپے ہوگی۔ قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ہم یہ دعویٰ نہیں کر سکتے کہ یہ کوئی بہت بڑی رقم ہے خاص طور سے ایسے وقت جب ہماری ضروریات بہت بڑھ گئی ہیں۔ لہٰذا سب سے پہلے ہمیں سب سے اہم کام پر توجہ دینی چاہیئے۔ اور ہر روپے کو ترقیاتی مصرف میں لانا چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ فالتو اور بے فائدہ اسکیموں پر کوئی خرچ نہ کرنا چاہیئے جہاں تک ممکن ہو شاندار اسکیموں کو جیسے اسلام آباد میں بلوچستان ہاؤس کی تعمیر ہے۔ دوسرے وقت کے لئے اٹھا رکھنا چاہیئے۔ ہم سب سے پہلے ان منصوبوں کو جن سے کم مدت میں استفادہ ہو سکے اور ان منصوبوں کو جن سے عام آدمیوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اہمیت دیں گے۔ بجائے اس کے کہ ہم مٹھی بھر با اثر افراد پر توجہ دیں۔

جناب والا۔ ۷۵-۱۹۷۴ء کا سالانہ ترقیاتی پروگرام ۲۱ کروڑ روپے کا ہوگا۔ ½ ۱۲ فیصد کمی کے تخمینے کے بعد ہمیں ۲۴ کروڑ کی مجموعی رقم حاصل ہو جائے گی۔ ہمارے پروگرام کا بیشتر حصہ جاری سکیموں پر صرف ہوگا۔ اسلئے نئی اسکیموں کے لئے فقط ۶٫۷۹ کروڑ روپیہ بچتا ہے۔ لہٰذا اس بات کی اور بھی ضرورت ہے کہ ہماری اسکیمیں پہلے سے کہیں زیادہ اہمیت اور افادیت کی حامل ہوں۔

میں مایوسی کی بات نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ یہ کہوں گا کہ موجودہ مختص شدہ رقموں سے بھی ہم اپنے ترقیاتی مقاصد میں خاصا آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اگر ہم صحیح اسکیموں پر عمل کریں۔

بہر حال مذکورہ بالا مقررہ رقمیں بھی بلوچستان میں ترقیات کی پوری کہانی نہیں سناتیں۔ ہمارے ترقیاتی کاموں کا سب سے روشن حصہ وفاقی ایجنسیوں کا اہم کردار ہے۔ مگر قبل اس کے کہ میں تفصیل کے ساتھ وفاقی ایجنسیوں کے پروگرام کا ذکر کروں۔ میں شعبہ وار صوبائی پروگرام کا ذکر کروں گا۔

پانی

ایک بار پھر ۶٫۷۳ کروڑ روپے کی سب سے زیادہ رقم آبی شعبے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

ہم نے آبی ترقی پر بھرزور دیا ہے۔ کیونکہ ہمیں اپنی زرعی پیداوار بڑھانے کے لئے پانی کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنے بجلی گھروں کو ٹھنڈا رکھنے کے لئے پانی کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنی صنعتوں کو چلانے کے لئے پانی کی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ پینے کے لئے بھی پانی کی اتنی ہی ضرورت ہے۔

آئندہ سال کے لئے ہمارے منصوبے میں ۲۵ دیہاتوں کے لئے پینے کے پانی کی اسکیمیں شامل ہیں۔ یہ ان تمام مقامات کا احاطہ کرے گا جہاں پانی کا ذخیرہ کرنے کی گنجائش کا پہلے ہی تعین کیا جا چکا ہے۔ ان اسکیموں کے علاوہ ہم نے چالیس لاکھ روپے اور ماڑہ واٹر سپلائی اسکیم کے لئے مہیا کئے ہیں۔ ہم سال رواں کے دوران پچاس لاکھ روپے پہلے ہی مہیا کر چکے ہیں۔

کوئٹہ میں پانی کی فراہمی کے کام کو توسیع دینے کے لئے ۳۰ لاکھ روپیہ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس کام میں آٹھ نئے ٹیوب ویل لگانے ہیں اور ان کو پانی تقسیم کرنے والے پائپوں سے ملانا ہے۔

زیر زمین پانی کی تلاش

آزمائشی کنوؤں کو کھودنے اور کامیاب آزمائشی کنوؤں کو ٹیوب ویل بنانے کے لئے ۲۵ء۲ کروڑ روپے بچا کر رکھے گئے ہیں۔ ہمیں اس اسکیم پر واقعی فخر ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ ہم آبی ذرائع کی ترقی میں بڑا کام انجام دیں گے۔ تقریباً ۲۲۵ ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔ ہر ٹیوب ویل توقع کے مطابق ۵۰ ایکڑ رقبے کی آبپاشی کرے گا۔

زمین کی بالائی سطح کی ہماری دو بڑی آبی اسکیمیں جن کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔ آنے والے مالی سال میں جاری رہیں گی۔ حب بند ۱۹۷۷ء میں مکمل ہو جانے کے بعد ۲۱ ہزار ایکڑ کی آبپاشی کرے گا۔ جبکہ پٹ فیڈر نہر کی توسیع مکمل ہو جانے کے بعد ۲۰۰ء۷۰ ایکڑ زمین کو فائدہ پہنچے گا۔

زراعت

میں نے زراعت پر زور دینے کے اسباب پہلے ہی بتا دیئے ہیں۔ ہمارے پاس زراعت، پرورش حیوانات، جنگلوں، فشیری کی دیکھ بھال، ماہی گیری اور اناج کے ذخیرے کے لئے متوازن پروگرام ہیں۔ بلوچستان میں ۳۵ کروڑ سالانہ کی زرعی فصل پیدا ہوتی ہے۔ کیڑوں اور بیماریوں کی وجہ سے سالانہ طور پر شدید

نقصان ہوتا ہے ۔ اس نقصان کو کم کرنے کے لئے یہ تجویز ہے کہ پودوں کے حفاظتی وائسے کو موجودہ ۱۵ فیصد سے بڑھاکر ۳۰ فیصد کر دیا جائے۔ اس پر ۱۱٫۷۶ لاکھ روپے خرچ آئے گا ۔

بلوچستان میں ۲٫۴۷ لاکھ ٹن پھل سالانہ پیدا ہوتے ہیں ۔ لیکن فی ایکڑ پیداوار بڑھانے اور پھلوں کی اقسام کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے ۔ کیونکہ فصل پیدا کرنے والوں کو منڈیوں کے موجودہ اتار چڑھاؤ اور درجہ بندی اور مناسب پیکنگ (PACKING) کی عدم موجودگی کی وجہ سے بدلے میں اچھی رقم نہیں مل رہی ہے ۔ فصل پیدا کرنے والے علاقوں کے قرب وجوار میں درجہ بندی اور پیکنگ (PACKING) کی سہولتیں مہیا کرنے کی تجویز ہے ۔

یہ بات ظاہر ہے کہ فی الحال ہم سارے بلوچستان میں بجلی کے تار نہیں پھیلا سکتے ۔ لہذا ہم نے تیس لاکھ روپے ڈیزل انجنوں اور پمپوں کے لئے دیئے ہیں جو کم قیمتوں پر کاشت کاروں کو مہیا کئے جائیں گے ۔

زیادہ قیمتوں کی وجہ سے غریب لوگ بکری اور گائے کا گوشت نہیں خرید سکتے ۔ لہذا ہم نے تمام ضلعی ہیڈ کوارٹروں اور دوسرے اہم مقامات پر مرغبانی کے یونٹ قائم کرنے پر زور دیا ہے ۔ یہ یونٹ مرغبانی کے تجرباتی فارموں کا بھی کام دیں گے ۔ اگلے سال کے دوران پانچ یونٹ قائم کرنے کے لئے ۱۸ لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں ۔ اسی سلسلہ میں ہم بلغاریہ کی مدد سے آنحل میں مرغبانی کا ایک بہت بڑا ادارہ قائم کر رہے ہیں ۔

تعمیراتی منصوبے اور مکانات

کوئٹہ اور ضلعی ہیڈ کوارٹروں میں دفاتر اور رہائشی عمارتوں کی بہت کمی ہے ۔ اگلے مالی سال کے دوران عمارتوں کی تعمیر کے لئے ہم نے ۱٫۱۸ کروڑ روپے مخصوص کر دیئے ہیں ۔

کم قیمت مکانوں اور نواحی بستیوں کے سلسلہ میں ہم نے شہری تعمیرات اور علاقائی ترقی کے لئے ۷٫۸ لاکھ روپے مخصوص کئے ہیں ۔ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن اب تک واضح اسباب کی بناء پر کوئٹہ میں بہت زیادہ سرگرم نہیں تھی ۔ اب ہم نے ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کے لئے ایک وسیع پروگرام تیار کیا ہے تاکہ نجی مکانات تعمیر کرنے والوں کو آزادانہ طور پر قرضے مل سکیں ۔

تعلیم

تعلیم پر فی کس اخراجات کی شرح اس صوبے میں سب سے زیادہ ہے۔ غیر ترقیاتی بجٹ میں مشترکہ طور پر ۲۵ء۷ کروڑ روپے مخصوص کئے گئے ہیں۔ اس میں بولان میڈیکل کالج سے متعلق اخراجات شامل نہیں کیونکہ وفاقی حکومت کے بجٹ میں اس کے لئے علیحدہ رقم رکھی گئی ہے۔ کسی بھی معیار کے اعتبار سے یہ بہت بڑی رقم ہے۔ اور جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں ہمیں اس بات پر پورا یقین کر لینا چاہیئے کہ رقم ضائع نہیں ہو گی۔ اور اس سے تعلیمی معیار بہتر بنے گا۔

اگلے مالی سال کے لئے ہم نے ایک سو نئے پرائمری سکولوں کی گنجائش رکھی ہے۔ جلد ہی ایک ایسا مرحلہ آجائے گا جب بلوچستان کے ہر گاؤں میں ایک پرائمری سکول ہو گا۔ اب ہماری پالیسی یہ ہو گی کہ موجودہ تعلیمی اداروں کو مستحکم، متوازن اور بہتر بنایا جائے۔ تاکہ ان کے پیدا کردہ طلبہ، علم اور کردار دونوں لحاظ سے بہتر ہوں۔

ہم مزید تین انٹر کالج قائم کر رہے ہیں۔ اور ہمارے ہائی سکولوں کی طویل فہرست میں چار مزید اسکول شامل کئے گئے ہیں۔ دینی تعلیم کو عام کرنے اور معلم القرآن کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے ہم نے تدریجاً ان کی ملازمتوں کو باضابطہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے اور جز وقتی معلم کو دس روپیہ ماہانہ کی بجائے پچاس روپے ماہانہ دیا جائے گا۔ طلباء کے ہوسٹلوں اور اساتذہ کی رہائشی عمارتوں کی تعمیر کے لئے پچاس لاکھ روپے کی علیحدہ رقم مخصوص کی گئی ہے۔

میں بڑی خوشی کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ تمام سرکاری مدرسوں میں میٹرک تک تعلیم مفت ہو گی فیس سے ہونے والی آمدنی کو ہم نظر انداز کر رہے ہیں۔ صرف اس لئے کہ مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے کوئی لڑکا یا لڑکی تعلیم سے محروم نہ رہ جائے۔

صحت

ڈاکٹروں کی کمی کی وجہ سے ہمارے صحت کے منصوبے متاثر ہوئے ہیں۔ بولان میڈیکل کالج میں ڈاکٹروں کو ملازمت پر آمادہ کرنے کے لئے ہمیں بھاری رقم ادا کرنا پڑی۔ اب یہ کالج پیرامیڈیکل

سکول کی پرانی عمارت میں کام کر رہا ہے اور سال رواں کے دوران ہم نے ۔ ۲ لاکھ روپے کی مالیت کا سامان درآمد کیا ہے۔ عمارت کی تعمیر کا کام اگلے مالی سال کے دوران شروع کیا جائے گا۔

اس شعبے میں ہمارا بڑا منصوبہ یہ ہے کہ پچاس دیہی شفا خانے تعمیر کئے جائیں۔ اس کے علاوہ کوئٹہ اور تمام ضلعی ہیڈ کوارٹروں میں ہسپتالوں کو بہتر بنانے کا منصوبہ بھی تیار کیا گیا ہے۔

مواصلات

بدقسمتی سے سڑکوں کی تعمیر پر اتنی لاگت اور محنت صرف ہوتی ہے۔ کہ ہم محض ۱۸ اسکیموں پر کام کر رہے ہیں۔ جن میں مجموعی طور پر ۲۶۸ میل کا کام شامل ہے۔

ہماری اہم شاہرائیں یعنی کوئٹہ، کراچی براستہ خضدار، لورالائی، ڈیرہ غازی خان، قلعہ سیف اللہ، فورٹ سنڈیمن اور کوئٹہ تفتان سیکٹر کی تعمیر مکمل ہو جانے کے بعد بڑا آرام ہو جائے گا۔ کیونکہ جب ہم ذیلی سڑکوں پر رقم صرف کر سکیں گے۔ جن پر توجہ دینا بہت ضروری ہے۔ لیکن اپنی مجبوریوں کے باوجود ہم نے بیلا اواران روڈ خاران نپکن روڈ، باغ ہیڈ، کوٹ مگسی روڈ جھٹ پٹ، مانجی پور روڈ، سمنگلی کانک روڈ اور ایک دوسرے کو ملانے والی کئی اور سڑکوں کی تعمیر کا کام شروع کیا ہے۔ مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ دریائے پورالی اور سیمن پر تعمیر ہونے والے پلوں کا پچاس فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ یہ دونوں اہم پل اگلے مالی سال کے دوران مکمل ہو جائیں گے۔

دیہی ترقی

پیپلز ورکس پروگرام (PEOPLES WORKS PROGRAMME) کو عملی شکل دینے کا کام ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد مختصر مدت میں تکمیل پانیوالے پیداواری منصوبوں اور مقامی وسائل کے استعمال کے ذریعے روزگار کے زیادہ مواقع پیدا کرنا اور دیہاتوں میں پوشیدہ معاشی اور افرادی طاقت کو فروغ دینا ہے۔ مربوط دیہی ترقیاتی پروگرام (INTEGRATED RURAL DEVELOPMENT PROGRAMME) اور اگرو دیل (AGROVILLAS) کے ساتھ ساتھ اس پروگرام پر ہماری ترقیاتی رقوم کا بڑا حصہ صرف ہوگا۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس شعبے میں ہماری ابتدا اچھی نہیں رہی اچھی خصوصاً تنظیمی معاملات میں ۔ تاہم اگلے سال کے امکانات حوصلہ افزا ہیں۔ گذشتہ سال کے بچے ہوئے فنڈ کو استعمال کرنے کی ہمیں امید ہے ۔ نیز اس سال کی پچاس لاکھ روپے کی مقررہ رقم ۱۳ مراکز کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں استعمال کی جائے گی۔ ہمیں توقع ہے کہ ہم اس میں مزید استحکام پیدا کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ مربوط دیہی ترقیاتی پروگرام کے ذریعے ہم دیہی پسماندگی کا علاج دریافت کر سکیں گے۔ دیہی ترقی کا پختہ ارادہ ہماری پارٹی کا ایمان ہے اور انشاءاللہ اس آزمائشی مہم میں ہم اپنے دوسرے برادر صوبوں کے شانہ بشانہ پائے جائیں گے ۔

وفاقی ایجنسیاں

آخر میں جناب والا ! میں وفاقی ایجنسیوں کا ذکر کروں گا ۔ سب سے پہلے میں کہوں گا کہ پاکستان انٹرنیشنل ایرلائینز کارپوریشن نے یقین دلایا ہے کہ جولائی ۱۹۷۴ء کے دوسرے ہفتے تک وہ اپنی بوئنگ سروس شروع کر دیں گے ۔ میں اس کارپوریشن سے درخواست کروں گا کہ وہ کوئٹہ اور دوسرے مقامات پر اپنی سہولتوں میں اضافہ کرے ۔ ریلیں بے انتہا آہستہ چلتی ہیں اور بسوں کی آمد و رفت غیر تسلی بخش ہے ۔ چنانچہ بین الصوبائی سفر کے لئے ہمیں فی الحال ہوائی جہاز پر انحصار کرنا پڑے گا ۔ ہمیں اپنے واحد ہوائی اڈے کو مناسب انداز میں ترقی دینا چاہیئے اور طیارے اتارنے کی تمام جدید سہولتوں کا بندوبست کرنا چاہیئے ۔ جب میں یہ کہہ رہا ہوں تو عوام کے مطالبے کی ترجمانی کر رہا ہوں اور مجھے پوری امید ہے کہ پی آئی اے سی (P I A C) ہمارے مطالبات کو نظر انداز نہیں کرے گی ۔

واپڈا

کوئٹہ اور اس کے اطراف بجلی کی موجودہ قلت دور کرنے کے لئے واپڈا (W A P D A) نے سب سے پہلے روم (R O M E) سے ایک گیس ٹربائن (G A S T U R B I N E) حاصل کیا ۔ اس کے بعد ۱۳ میگا واٹ (M E G A W A T T) کا گیس ٹربائن کوٹری سے یہاں منتقل کیا گیا ۔ لیکن دونوں ٹربائن محض تھوڑے وقفے کے لئے کام کر رہے ہیں ۔ ہم اس صورت حال کو اب

مزید برداشت نہیں کر سکتے۔ بجلی کے بوجھ کو کم کرنے کے لئے شہر کے متعدد حصے کئی کئی دن تاریکی میں ڈوبے رہتے ہیں۔ ہمارے کارخانوں اور ٹیوب ویلوں کو ناکافی بجلی ملتی ہے اس سال کے آخر تک ۱۷۵ ٹیوب ویلوں کا کام مکمل ہو جائے گا۔ لیکن ناکافی بجلی کی وجہ سے وہ کام نہیں کر سکیں گے۔ اب ہم واپڈا (WAPDA) کے مختلف بہانے تسلیم نہیں کر سکتے۔ اب جبکہ ہماری سکیموں پر کام شروع ہونیوالا ہے واپڈا (WAPDA) نے ہمیں اطلاع دی ہے کہ سب سے بڑی رکاوٹ سامان کی قلت ہے۔ گدو کوئٹہ ٹرانسمیشن لائن کا کام بھی بری طرح تاخیر کا شکار ہوا ہے۔ ایک بار پھر ہم سے کہا گیا ہے کہ سب سے بڑی رکاوٹ کنڈکٹروں اور ٹاورز (CONDUCTORS AND TOWERS) کا نہ ملنا ہے۔ ہم یہ بہانے قبول نہیں کر سکتے۔ ہم انتظار نہیں کر سکتے جب کہ دوسرے ترقی کر رہے ہیں۔

مذکورہ بالا سے قطع نظر واپڈا (WAPDA) نے بلوچستان کے بڑے قصبوں میں ۹ چھوٹے ڈیزل جنریٹنگ سیٹ لگائے ہیں۔ اگلے مالی سال کے دوران واپڈا پانچ گرڈ اسٹیشن اور اکیاسی میل لمبے بجلی کے تار لگائے گا۔ تین قصبوں میں ڈیزل سیٹ لگانے کے لئے مرکزی حکومت نے امدادی رقم دی ہے مفصل سکیم تیار کرنے کے لئے واپڈا (WAPDA) نے مشیروں کی ایک فرم کا تقرر کیا ہے۔

اس سلسلے میں مزید یہ کہنا چاہوں گا کہ وزیر اعظم بھٹو اس صوبے کی ترقی سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور انہوں نے واپڈا (WAPDA) کو ہدایات دی ہیں کہ وہ بلوچستان کے بجلی کے منصوبوں کو ترجیح دے۔

پی آئی ڈی سی P.I.D.C

سنہ ۱۹۷۴-۷۵ء میں پی آئی ڈی سی (PIDC) سبی میں سیمنٹ پلانٹ جلغازی پگ آئرن اسٹیل پلانٹ، اسپننگ سیمنٹ پلانٹ اور کوئٹہ اور اتھل میں سوتی کپڑے کے کارخانے قائم کرے گی مجھے ان منصوبوں کی تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اتنا کہہ دینا کافی ہوگا کہ مکمل ہو جانے کے بعد ان سے ہزاروں افراد کو نئے وسائل اور روزگار مہیا ہوگا۔

جناب والا! آپ نے ہوا آمیز (AIR MIX) گیس کے لئے کوئٹہ میں پائپ لائن بچھانے کا کام دیکھا ہوگا۔ اس منصوبے کے تحت کراچی ریفائنری سے رقیق پٹرولیم گیس لائی جائے گی اور کوئٹہ میں بچھائی جانے والی پائپ لائنوں کے ذریعے صنعتی اور گھریلو استعمال کے لئے مہیا کی جائے گی۔ یہ منصوبہ جولائی ۱۹۷۴ء تک مکمل ہو جائے گا۔ ہمیں توقع ہے کہ یہ گیس ہمارے موسم سرما کو آرام دہ بنا دے گی۔

معدنیات

بلوچستان کے ترقیاتی پروگرام کا کوئی ذکر مکمل نہ ہوگا۔ جب تک اس میں معدنی ترقی کا منصوبہ شامل نہ ہو۔ سال رواں کے دوران ہمارے صوبے میں معدنیات دریافت کرنے کے تین بڑے منصوبے شروع کئے گئے ہیں۔ سندک میں تانبا کا منصوبہ، چلغازی معدنیاتی منصوبہ اور بیلہ خضدار منصوبہ۔ معدنیات کی دریافت اور ان کی ترقی ایک مشکل کام ہوسکتا ہے لیکن اسکے نتائج ابھی سے بہت امید افزا ہیں۔ تانبا کے ذخیروں کا جلد ہی تخمینہ لگا لیا جائے گا۔ اور خدا نے چاہا تو ہم اگلے مالی سال کے اختتام سے پہلے کاروبار شروع کرچکے ہوں گے۔ سندک میں سطحی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ تانبے کے بہت امید افزا امکانات ہیں آزمائشی کھدائی اور مکمل تجزیے کے لئے ۲۷ لاکھ روپے مخصوص کئے ہیں۔

ریلوے

ریلوے پروگرام کے بڑے حصے کا مقصد ان کی کارکردگی کو مجموعی طور پر بہتر بنانا ہے۔ اس صوبے کے لئے ایک خاص سکیم یہ ہے کہ بوستان سے مسلم باغ تک چھوٹی لائن کو بڑی لائن میں بدل دیا جائے۔

جناب عالی! صاف بات تو یہ ہے کہ میں اس صوبے میں ریلوے کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہوں۔ میرا خیال ہے کہ بلوچستان وہ واحد صوبہ ہے جہاں سے ریلوے کو منافع ہو رہا ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ معدنیات سے متعلق حمل ونقل کے مسئلے کو ریلوے حل کردے گی۔ آج ایک اہم چیز جو معدنیات کی تیز ترقی میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے وہ ذرائع حمل ونقل کی کمی ہے۔ ہم ان رکاوٹوں کی طرف سے اپنی آنکھیں بند نہیں کرسکتے۔ ریلوے کو جتنی جلد ہی ممکن ہو اس سلسلے میں اپنے منصوبے مرکزی حکومت کے سامنے پیش کردینے چاہئیں اس کے علاوہ کوئٹہ سے سبی تک سفر کے لئے، جس کا فاصلہ ۹۰ میل ہے، چار یا پانچ گھنٹے کسی طرح نہیں لگنے چاہئیں ریلوے کو تیز تر اور بہتر ٹرینیں مہیا کرنی چاہئیں۔ سبی، شاہرگ سیکشن تک بھی مواصلاتی نظام بھروسے کے قابل نہیں ہے اور کوئلہ کے حمل ونقل میں تاخیر کا ذمہ دار ہے میں ریلوے کے حکام سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان تمام سیکٹروں کے لئے ایک ماسٹر پلان تیار کرے۔ جہاں سے معدنیات کی

حمل ونقل ہوتی ہے۔ اس میں ہماری تانبے کی کانوں کا سلسلہ بھی شامل ہو، جہاں تانبے کی دریافت کے بڑے امکانات پائے جاتے ہیں۔

جناب والا! قبل اس کے کہ میں تقریر ختم کروں یہ کہنے کی جسارت کرونگا کہ یہ ایک حقیقت پسندانہ بجٹ ہے۔ ایک ایسا بجٹ جو نہ چاند تارے توڑ کر لانے کا وعدہ کرتا ہے اور نہ مسلسل مالیاتی دشواریوں اور سختیوں کی تصویر پیش کرتا ہے۔ اس بجٹ کی بنیاد عام سوجھ بوجھ اور عام بہبود پر رکھی گئی ہے۔ مگر جناب عالی مجھے مزید کہنے کی اجازت دیجئے کہ بجٹ ایک دستاویز سے کچھ بڑھ کر ہی ہے۔ یہ ہماری آمدنیوں اور اخراجات کی بیلنس شیٹ (BALANCE SHEET) یا ہماری ترقیاتی اسکیموں کے تذکرے سے کچھ زیادہ ہی ہے۔

جناب عالی! یہ صحیح مضمون میں حکومت کے عزم کا اظہار ہے۔ اس کی پالیسیوں اور مقاصد کا اعلان ہے یہ بجٹ ہی ہے جس کے ذریعے نہ صرف مالیاتی صورت حال بلکہ صوبے کی مجموعی صورت حال جانچی جاتی ہے۔ اس پر نظر ثانی کی جاتی ہے اور بہتر بنائی جاتی ہے اور جناب عالی یہ ہی وقت ہے کہ ہم اپنی امنگوں کا انعکاس کریں، اپنے خیالات کا اظہار کریں، اپنی شکایات کو سامنے لائیں اور اپنے آپ کو تنقید کے لئے پیش کریں جس کے بغیر کوئی نظام خود کو اعلیٰ بنانے کی تمنا نہیں کر سکتا اسی لئے جناب عالی! آج جب میں ایوان پر نظر ڈالتا ہوں تو اپنے حزبِ اختلاف کے دوستوں کی عدم موجودگی پر اپنے اور اپنے ساتھیوں کے دلی افسوس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس صوبے کے امور کو چلانے میں ہمارے خواہ کتنے ہی اختلافات، کتنے ہی مختلف زاویئے، کتنے ہی مختلف نظریات ہوں، جمہوری روایات کا یہ ادنیٰ تقاضا ہے کہ ہم اختلافات رائے کا احترام کریں۔

آخر میں جناب والا! میں وزیر اعظم اور وفاقی حکومت کا بہت بہت شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کیونکہ وفاقی حکومت کی فیاضانہ امداد کے بغیر یہ بجٹ ممکن ہی نہ ہوتا۔ یہ وزیر اعظم کی گہری دلچسپی کا نتیجہ ہے کہ ہمیں اپنے حصے سے بھی زیادہ ترقیاتی رقوم مل رہی ہیں۔

جناب والا! اب میں بجٹ کو ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ میں معزز اراکین کا ممنون ہوں کہ انہوں نے صبر وتحمل کے ساتھ مجھے سنا!

میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اَب وزیر خزانہ مالیاتی بل پیش کریں۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا! میں مغربی پاکستان کا مالیاتی ایکٹ (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ مغربی پاکستان کا مالیاتی ایکٹ (بلوچستان ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۴ء پیش ہوا۔

اب اسمبلی کی کارروائی کل صبح دس بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس چہارشنبہ ۱۹ رجون ۱۹۷۴ء، صبح دس بجے تک ملتوی ہوگیا)